محمد بن عمر الواقدی جرح وتعدیل کے میزان میں

*عابد حسین قیصرانی

**پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر

Muhammad bin' Umer al-waqdi is a reno'wned figure in Islamic History. His field of research are Seerat Nabvi, Hadith, Literature, Maghazi and History. He spent all his time and money in acquiring knowledge from Hazrat Muhammad Bin Rashid, Imam Malik Bin Anus and Sufyan Thaury. Akhbar-e-Makkah, Tareekh-ul-Fuqaha, Al Tareekh Al Kabeer, Kitab Harbul Aus Wal Khzreg, Tafseer-ul-Quran, Zikrul Quran, Futoohusham, Futooh ul Iraq, Al Tarkhwal Makhazee, Kitab Al Seerah, Kitab Muktal Hassan Bin Ali (R.A) etc. are his famous books. The life events of seerah and Hadith (saying of Prophet PBUH) was his favourite occupation. Desite his ensmons schoolary works majority of Muhadeseen criticised him and unanimously rejected his authenticity and render him untrust worthy of narrating Hadith. How ever it is unjust and against the established principle of research to cast aside the effort of Umer Bin Al-Waqdi without giving due consideration.

اسماعیل باشا البغدادی آپ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

محمد بن عمر بن واقد الواقدی ابو عبدالله المدنی الاصل بغدادی المسکن والوفاۃ کان عالما محدثا اخباریا ولد سنة ۱۳۰ و توفی سنة ۲۰۷ سبع و مائتین من تصانیفه اخبار مکة. ازواج النبی ﷺ تاریخ الفقهاء التاریخ الکبیر. التاریخ والمبعث والمغازی ،تفسیر القرآن. ذکر القرآن. سیرۃ ابی بکر رضی الله عنه ضرب الدنانیر والدراهم. فتوح الشام. فتوح العراق. کتاب الاختلاف اعنی اهل المدینة الاکوفة. کتاب الآداب. کتاب امر الحبشة والفیل. کتاب الجمل. کتاب حرب الاوس والخزرج. کتاب الردۃ. کتاب الرغیب لعله الترغیب فی علم القرآن

و غلط الرجال. کتاب السقیفة و بیعة ابی بکر. کتاب السنة والجماعة و ذم الهوی. کتاب السیرۃ. کتاب الصفین. کتاب الطبقات. کتاب غلط الحدیث.

---

* پرنسپل، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول، تخی سرور

** ڈائریکٹر، سیرت چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

کتاب مداعی قریش والا نصار فی القطائع ووضع عمر الدواوین. کتاب مقتل حسن بن علی رضی اللہ عنہا. کتاب المناکح. کتاب مولا الحسن والحسین رضی اللہ عنہا. کتاب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیر ذلک. (۱)

نام محمد بن عمر بن واقد الواقدی۔ کنیت ابوعبداللہ مدنی، بغداد میں رہائش پذیر ہوئے اور وفات تک رہے۔ حدیث اور تاریخ کے عالم تھے۔ ۱۳۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں یہ کتابیں ہیں۔ اخبار مکہ، ازواج النبی ﷺ، تاریخ الفقہاء، التاریخ الکبیر، فتوح الشام، فتوح العراق، کتاب الاختلاف، کتاب الآداب، کتاب الجمل، کتاب السقیفہ، کتاب الصفین، کتاب الطبقات، کتاب مقتل حسن بن علی، کتاب المولا الحسن والحسین اور کتاب وفات النبی ﷺ وغیرہ۔

محمد بن عمر الواقدی کا مقام ومرتبہ

ھذا النسبة اء لی واقد، و ھو اء سم لجدالمتسب اء لیه، سمع بن ابی ذنب، و معمر بن راشد، و مالک بن انس، و محمد بن عجلان، و ربیعة بن عثمان، و ابن جریج.......... و سفیان الثوری، روی عنه کاتبه محمد بن سعید و ابو حسان الزیادی، و محمد بن اسحاق الصغانی، و احمد بن عبید بن ناصح.......... وغیرہ ھم، وھو من طبق شرق الارض و غربھا ذکرہ، ولم یخف علی احد عرف اخبار الناس أمرہ، وسارت الرکبان بکتبه فی فنون العلم من المغازی والسیر والطبقات و اخبار النبی ﷺ الاحداث التی کانت فی وقته و بعد وفاته ﷺ و کتب الفقه و اختلاف الناس فی الحدیث و غیر ذلک و کان جواداً کریماً مشھوراً بالسخاء، وولی القضساء بالجانب الشرقی منھا .... و قیل: انه لما انتقل من بغداد من الجانب الشرقی الی الغربی حمل کتبه علی عشرین و منة و قر، و قیل: کان له ستمئة قمطر من الکتب و قیل ان حفظه کان اکثر من کتبه و قد تکلموا فیه.(۲)

واقدی اپنے دادا واقد کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے واقدی کہلاتے ہیں۔ ....انہوں نے بڑے بڑے محدثین سے روایت حدیث سنی، جیسے ابن ابی ذنب، محمد بن راشد، مالک بن انس، محمد بن عجلان، ربیعہ بن عثمان، ابن جریج اور سفیان ثوری وغیرہ۔ واقدی سے یہ حضرات نقل کرتے ہیں ابن سعد، ابوحسان زیادی، محمد بن اسحاق المغانی وغیرہ۔ مشرق ومغرب کے

طبقات میں آپ کا چرچا تھا اور لوگوں کے حالات سے واقفیت رکھنے میں آپ کا معاملہ مخفی نہیں ہے۔آپ نے مختلف فنون مثلاً مغازی، سیَر، طبقات، نبی علیہ السلام کے زمانہ، آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد کے دور کے احوال، کتب فقہیہ، اور لوگوں کے احادیث رسول اللہ علیہ السلام کے اختلاف کے بارہ میں کتب لکھیں۔آپ بڑے کریم اور سخاوت میں معروف تھے۔ (بغداد) کے مشرقی علاقہ میں آپ کو قاضی بھی بنایا گیا......اور جب آپ بغداد کے مشرقی کنارے سے مغربی کنارے کی طرف منتقل ہوئے تو اس کی کتابوں کے چھ سو بنڈل تھے جن کو چھ سو آدمی اٹھاتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ آپ کا حافظہ آپ کی کتابوں سے بھی زیادہ تھا اور''وقد تکلموفیہ'' ''آپ قابل اعتراض راوی ہیں۔''

فن حدیث میں علمی حیثیت

حملا ضعفہ الجماعۃ کلھم قال ابن ناصر الدین اجمع الئمۃ علی ترک حدیث حاشا ابن ماجہ لکنہ لم یجسران یسمعہ حین اخرج حدیثہ فی اللباس یوم الجمعۃ و حسبک ضعفا. عن لا یجسران یسمیہ ابن ماجہ ۱ ۵ ۰ و قال الذھبی فی کتابہ المغنی فی الضعفاء. محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مولاھم الواقدی صاحب التصانیف مجمع علی ترکہ و قال ابن عدی یروی احادیث غیر محفوظۃ والبلاء منہ و قال النسائی کان یضع الحدیث .... و ضعفہ اھل الحدیث ووثقوا کاتبہ محمد بن سعد.(۳)

سب نے آپ کو ضعیف کہا ہے۔ابن ناصر الدین کہتے ہیں کہ تمام آئمہ ان کے روایت کے ترک پر متفق ہیں۔امام ذہبی اپنی کتاب المغنی فی الضعفاء میں لکھتے ہیں کہ اقدی صاحب تصانیف ہیں اور ان کی روایت کے ترک پر اتفاق ہے۔ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ غیر محفوظ احادیث نقل کرتے ہیں۔امام نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث وضع کرتے تھے۔ابن اہلال کہتے ہیں کہ محدثین نے انکو ضعیف قرار دیا اور اس کے کاتب محمد بن سعد کو ثقہ قرار دیا۔

مستشرقین کا واقدی کی روایات کو اہمیت دینے کے بارہ میں سرسید احمد خان کا نقطۂ نظر:

''ڈاکٹر اسپرنگر صاحب نے نہایت گرمجوشی سے واقدی کی قدر ومنزل کو اس کی اصلی حقیقت سے بہت بڑھا دیا ہے۔جس کی نسبت سر ولیم میور صاحب یہ ارقام فرماتے ہیں کہ''ڈاکٹر اسپرنگر

نے اس کتاب کی تعریف اس کی حد سے زیادہ کی ہے'' مگر افسوس کہ باوجود اس کے صاحب ممدوح نے بھی واقدی کی کم قدر نہیں کی اور اوروں پر ترجیح دینے میں کچھ کوتاہی نہیں کی۔ اس لیے کہ انہوں نے بھی آنحضرت ﷺ کی زندگی کے تمام حالات کو اسی کتاب سے لکھا ہے۔ اور اسی کی سند پر مذہب اسلام کے برخلاف تمام راؤں کو قائم کیا ہے۔

واقدی کچھ بڑا معتبر شخص نہیں ہے وہ تو حاطب اللیل یعنی اندھیری رات میں لکڑیاں چننے والا ہے۔ اس کی غلط روایتوں اور جھوٹے قصہ کہانیوں اور بے سند باتوں سے تمام علماء نے اس کو نامعتبر ٹھہرایا ہے۔ محمد بن عبدالباقی الزرقانی کے شرح مواہب لدنیہ میں میزان سے واقدی کی نسبت یہ جملہ نقل کیا ہے۔ الواقدی محمد بن عمر بن الواقدی الاسلمی المدنی الذی استقر الاجماع علی ومنه و کذافی المیزان''

کسی کے کہنے اور سننے پر کیا موقف ہے خود اس کی کتابیں موجود ہیں جو کچھ بھی قدر و قیمت کے لائق نہیں بجز اس کے کہ جو افواہاً اس نے سنا اور جو آواز چڑیا کی خواہ کوے کی اس کے کان میں آئی وہ اس نے لکھ دی کوئی طریقہ تحقیق کا اور کوئی رستہ تنقیح کا اس نے اختیار نہیں کیا پس کیا وہ کتابیں ایسی ہیں جو مذہب الاسلام کی بنیاد سمجھی جاسکتی ہیں اور کیا کوئی مخالف مذہب اسلام کا ان کتابوں کی سند پر مذہب اسلام یا اس کے واعظ میں عیب نکال کر اور اپنے آپ کو فتح مند سمجھ کر خوش ہوسکے گا۔ ان ھذا الشی عجاب (۴)

واقدی کے بارہ میں اصل صورتحال سے مطلع ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس شخصیت کے بارہ میں مکمل بحث کی جائے اور موافقین صاحب علم اور مخالفین محقق علماء کی آراء کا تقابلی مطالعہ پیش کردیا جائے تاکہ علمی دنیا کے اصل حقائق واضح ہوسکیں۔ اس شخصیت کے بارہ میں ائمہ جرح وتعدیل اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ تاہم مخالفین اور موافقین میں سے کس کا مؤقف زیادہ قوی اور حقائق پر مبنی ہے وہ اس علمی مطالعہ سے واضح اور شفاف ہوسکے گا جو راقم الحروف ذیل کی سطور میں تحریر کررہا ہے۔

امام ذھبی تحریر فرماتے ہیں:

''و جمع، فاوعی، و خلط الغث بالسمین، و الخرز بالدر الثمین، فاطر حوہ لذالک، و مع بھذا فلا یستغنی عنه فی المغازی و ایام الصحابة و أخبارھم'' (۵)

''معلومات کو جمع کیا اور انہیں اچھی طرح ذہن نشین کیا، کھرے اور کھوٹے، قیمتی موتی اور عام منکوں کو آپس میں خلط ملط کردیا۔ اسی وجہ سے محدثین نے ان کو ناقابل التفات سمجھا ہے، لیکن اس سب کے باوجود مغازی اور صحابہ کرامؓ کے حالات وواقعات کے حوالے سے اس سے مستغنی نہیں

ہوا جا سکتا۔"

موافقین واقدی

واقدی کی ثقاہت پر گفتگو کرنے والے ائمہ کرام کے اقوال:

۱۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردیؒ

واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"الواقدی امیر المومنین فی الحدیث" (٦)

(واقدی حدیث میں مومنوں کا امیر ہے)

۲۔ یزید بن ہارونؒ:

آپ واقدی کے بارہ میں گویا ہوتے ہیں:

"محمد بن عمر الواقدی ثقة" (٧)

(محمد بن عمر الواقدی ثقہ ہے)

۳۔ ابوعبید قاسم بن سلام:

موصوف واقدی کی تعدیل درج ذیل کلمات سے بیان کرتے ہیں۔

"الواقدی ثقة" (٨)

۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر:

واقدی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"اما حدیثه عنا فمستوی و اما حدیث اهل المدینة فهم اعلم به" (٩)

(اس کی حدیث ہم سے تو برابر ہے لیکن اہل مدینہ کی حدیث کے بارے میں وہی زیادہ جاننے والے ہیں)

نوٹ: تہذیب الکمال اور تہذیب التہذیب میں عنا کی بجائے "هنا" کا لفظ ہے۔

۵۔ مصعب بن عبداللہ الزبیریؒ:

واقدی کے متعلق یہ بیان دیتے ہیں کہ

"والله مارأيت مثله قط" (۱۰)

(اللہ کی قسم میں نے اس جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا)

دوسری جگہ فرماتے ہیں "ثقہ اور مامون" ہے (۱۱)

۶۔ محمد بن اسحاق مسیبی:

واقدی کے متعلق ان سے سوال کیا گیا تو فرمانے لگے:

"ثقة مامون" (۱۲)

(وہ ثقہ اور مامون ہے)

۷۔ عباس عنبری:

واقدی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہیں:

"الواقدی احب الی من عبدالرزاق" (۱۳)

(واقدی مجھے عبدالرزاق سے زیادہ محبوب ہے)

۸۔ یعقوب بن شیبہ آپ فرماتے ہیں

"حدثنی بعض اصحابنا ثقة" (۱۴)

(میرے بعض ساتھیوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ثقہ ہے)

۹۔ محمد بن اسحاق الصاغانی:

واقدی کے بارے میں کچھ اس انداز سے گویا ہوتے ہیں:

"لولانه عندی ثقه ما حدثت عنه" (۱۵)

(اگر واقدی میرے نزدیک ثقہ نہ ہوتا تو میں اس سے روایت نہ کرتا)

۱۰۔ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی:

واقدی کی توثیق کیلئے یوں رقمطراز ہیں:

"الواقدی امين الناس على اهل الاسلام" (۱۶)

(واقدی اہل اسلام میں لوگوں کا امین ہے)

۱۱۔ ابو یحیٰ الزھری: آپ فرماتے ہیں کہ

"ثقة مأمون" (۱۷)

([واقدی] ثقہ اور مامون ہے)

مخالفین واقدی

۱۔ امام شافعیؒ:۔

واقدی کے بارے میں امت مسلمہ کے بہت بڑے امام مذاہب اربعہ کے مؤسسین میں سے ایک محمد بن ادریس الشافعی ہیں وہ فرماتے ہیں:

"کتب الواقدی کذب" (۱۸)

(واقدی کی کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں)

۲۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ:۔

علم جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں۔

"اغرب الواقدی علی رسول اللہ ﷺ عشرین الف حدیث" (۱۹)

(واقدی نے رسول اللہ ﷺ سے ۲۰ ہزار انوکھی حدیثیں بیان کیں)

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"الواقدی لیس بشیء" (۲۰)

(واقدی کی کوئی حیثیت نہیں)

جبکہ ایک مقام پر

"قال مرة: ضعیف" (۲۱)

(کبھی اسے ضعیف کہا ہے)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

"لیس بثقة" و قال مرة لایکتب حدیثه" (۲۲)

وہ ثقہ نہیں ہے (جبکہ ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں) اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

واضح رہے کہ ابن معینؒ جب "لیس بشیء" کے الفاظ میں جرح کریں تو اس سے مراد کبھی تو راوی کی احادیث کی قلت بتانا مقصود ہوتا ہے اور کبھی اس سے شدید جرح مراد ہوتی ہے۔ لیکن اس چیز کا پتہ ابن معینؒ

کے دوسرے اقوال تلاش کرنے سے چلے گا یا اس راوی کے بارے میں دوسرے ائمہ ؒ کی آراء دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ اگر وہ راوی جس کے بارے میں ابن معینؒ نے "لیس بشیء" کہا ہے وہ قلیل الحدیث ہو اور ابن معین نے دوسری جگہ روایات میں اس کی توثیق کی ہو یا دوسرے ائمہ نے اس کو ثقہ کہا ہو تو یہ بات متعین ہوگی کہ ابن معینؒ کے اس کلمہ سے قلت حدیث مراد ہے جرح نہیں ہے۔ لیکن جب ہم کسی ایسے راوی کو دیکھیں جس کے بارے میں ابن معینؒ نے "لیس بشیء" کہا ہو جیسے ابو العطوف جرح بن المنہال ہے اور دوسرے ائمہ اس کی شدید جرح پر متفق ہوں تو یہ بات کا قرینہ ہوگا کہ ابن معینؒ کی مراد دوسرے ائمہ کے مقصد کے موافق ہے۔ (۲۳)

۳۔ احمد بن حنبلؒ

امام احمد بن محمد بن حنبلؒ جو کہ بلند درجہ کے ائمہ نقد میں شمار ہوتے ہیں اور توثیق میں اعتدال پسند جبکہ جرح میں منصف مزاج ائمہ میں شامل ہیں واقدی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"هو كذاب" (۲۴)

(کہ وہ جھوٹا ہے)

جبکہ دوسری جگہ امام صاحب نے ان الفاظ میں موصوف پر جرح کی ہے۔

"يقلب الاحاديث اويركب الاسانيد" (۲۵)

(احادیث میں ردوبدل کرتا تھا یا اسانید گھڑتا تھا)

۴۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ:۔

امام علی بن مدینیؒ کے بارے میں ابو حاتم رازی فرماتے ہیں:

"كان ابن المدينى علماً للناس فى معرفة الحديث والعلل" (۲۶)

(علی بن مدینیؒ حدیث اور علل کی معرفت لوگوں میں نمایاں حیثیت کے مالک تھے)

انہی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

"ما استصغرت نفسى عند أحد الا على بن المدينى" (۲۷)

(میں نے علی بن مدینیؒ کے علاوہ کسی ایک کے سامنے اپنے آپ کو کمتر نہیں سمجھا)

یہی وہ امام ہیں جو امیر المومنین فی الحدیث کے مرتبے پر فائز ہیں۔ یہ جلیل القدر امام واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"الواقدی یضع الحدیث" (۲۸)

(واقدی حدیثیں گھڑتا تھا)

دوسری جگہ پر واقدی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

"عندالواقدی عشرون الف حدیث لم اسمع بھا ثم قال لایروی عنه وضعفه" (۲۹)

(واقدی کے پاس ۲۰ ہزار احادیث ہیں میں نے انہیں نہیں سنا پھر فرمایا: اس سے روایت نہ کی جائے اور اسے ضعیف قرار دیا)

۵۔ اسحاق بن راہویہ:۔

شیخ مشرق، سید الحافظ، امام کبیر اور امام بخاری کے استاد اسحاق بن راہویہ واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"هو عندی ممن یضع الحدیث" (۳۰)

(وہ میرے نزدیک ان لوگوں میں شامل ہے جو (حدیثیں) گھڑتے تھے)

۶۔ محمد بن بشارؒ

آپ فرماتے ہیں کہ

"مارایت اکذب منه" (۳۱)

(میں نے اس سے بڑھ کر جھوٹا شخص نہیں دیکھا)

۷۔ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

علم حدیث کے امیر المومنین امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ جن کا شمار توثیق میں اعتدال اور جرح میں انصاف پسند لوگوں میں ہوتا ہے واقدی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"محمد بن عمر الواقدی ابو عبدلاله الاسلمی مدنی قاضی بغداد ترکوه" (۳۲)

(محمد بن عمر الواقدی ابوعبداللہ اسلمی مدنی جو بغداد کے قاضی ہیں محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے)

جبکہ دوسرے ائمہ نے ''متروک الحدیث'' کے الفاظ میں امام صاحب کی جرح نقل کی ہے۔(۳۳)

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ ''سکتوا عنہ'' کے الفاظ میں بھی واقدی پر جرح کرتے ہیں۔ (۳۴)

یاد رہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح ''سکتوعنہ'' کے بارے میں امام ذھبی فرماتے ہیں''

"قول البخاری سکتوا عنه ظاهر ها انهم ماتعرضوا الجرح ولا تعديل وعلمنا مقصده بها بالا استقراء انها بمعنى تركوه" (۳۵)

(امام بخاری کے ''سکتوا عنہ'' کہنے سے ظاہر طور پر تو یہی لگتا ہے کہ وہ اس راوی کی جرح وتعدیل کے درپے نہیں ہوئے جبکہ ہم نے مکمل مطالعے کے بعد ان کا مقصد یہ سمجھا ہے کہ وہ ''ترکوا'' کے معنی میں ہے)

اسی طرح امام ابن کثیرؒ امام بخاریؒ کے الفاظ ''سکتوا عنہ'' کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"البخاری اذاقال فی الرجل: "سکتوا عنه" او فيه نظر فانه يكون فی ادنی المنازل وارادئها عنده لكنه لطيف العبارة فی التجريح" (۳۶)

(امام بخاری رحمہ اللہ جب کسی آدمی کے بارے میں ''سکتوا عنہ'' یا ''فیہ نظر'' کہیں تو وہ شخص ان کے نزدیک انتہائی کمزور اور ردی مقام پر ہوگا۔ کیونکہ وہ جرح میں لطیف عبارت استعمال کرتے ہیں)

۸۔ ابراہیم بن یعقوب الجوز جانی رحمہ اللہ:۔

جرح وتعدیل کے امام ابراہیم بن یعقوب الجوز جانی فرماتے ہیں:

"الواقدی لم یکن مقنعاً" (۳۷)

(واقدی ایسا عادل نہیں جس کی شہادت قابل قبول ہو)

۹۔ امام مسلم بن حجاج بن مسلمؒ

آپ امام بخاری کے شاگرد ہیں واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"متروک الحدیث" (۳۸)

(واقدی متروک الحدیث ہے)

۱۰۔ ابوزرعہ الرازیؒ

ان کا شمار توثیق میں معتدل اور جرح میں منصف لوگوں میں ہوتا ہے، واقدی کے بارے میں فرماتے

ہیں:

"ترک الناس حدیثه" (۳۹)

(کہ لوگوں نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے)

ابن حجرؒ نے امام ابوزرعہ رازی سے "متروک الحدیث" کے الفاظ میں واقدی پر جرح نقل کی ہے۔(۴۰)

۱۱۔ ابوداؤدؒ

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی واقدی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"لا اکتب حدیثه ولا احدث عنه" (۴۱)

(نہ میں اس کی حدیثیں لکھتا ہوں اور نہ ہی اس سے حدیث بیان کرتا ہوں)

اسی طرح امام ابوداؤدؒ نے ابن مبارک سے کہا:

"حدثنا عن الواقدی فقال سوء" (۴۲)

(ہمیں واقدی کی حدیثیں بیان کریں تو فرمایا: وہ تو برا شخص ہے)

۱۲۔ ابوحاتم رازیؒ

علم جرح وتعدیل کے مسلم امام ابوحاتم رازیؒ واقدی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"انه کان یضع" (۴۳)

(بے شک وہ (حدیثیں) گھڑتا تھا)

اس طرح امام ابوحاتم رازی انہیں "متروک الحدیث" بھی کہتے ہیں۔ (۴۴)

۱۳۔ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائیؒ:۔

امام ابوعبدالرحمٰن النسائیؒ جو کہ شیخ الاسلام اور ناقد الحدیث ہیں، واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"محمد بن عمر الواقدی متروک الحدیث" (۴۵)

(محمد بن عمر الواقدی متروک الحدیث ہے)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"یضع الحدیث" (۴۶)

(وہ حدیثیں گھڑتا ہے)

امام ابن حجرؒ، امام نسائی کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الكذابون المعروفون بالكذب على رسول الله ﷺ اربعة: الواقدى بالمدينة، والمقاتل بخراسان، محمد بن سعيد المصلوب بالشام، و ذكر الرابعة" (۴۷)

(ایسے کذاب جو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے میں معروف ہیں وہ چار ہیں ان میں سے ایک مدینہ میں واقدی، خراسان میں مقاتل، شام میں محمد بن سعید المصلوب اور چوتھا بھی ذکر کیا)

جبکہ امام ذھبیؒ نے امام نسائی کا یہ قول کچھ یوں نقل کیا ہے:

"المعروفون بتوضع على رسول الله ﷺ اربعة ابن ابى يحيىٰ بالمدينة، الواقدى ببغداد، و مقاتل بن سليمان بخراسان، محمد بن سعيد بالشام" (۴۸)

(رسول اللہ ﷺ پر احادیث گھڑنے میں چار آدمی معروف تھے۔ مدینہ میں ابن ابی یحییٰ، بغداد میں واقدی، مقاتل بن سلیمان خراسان میں اور محمد بن سعید شام میں)

۱۴۔ ابو بشر الدولابیؒ:۔

ابو بشر الدولابی واقدی کے بارے میں کہتے ہیں:

"متروک الحديث" (۴۹)

(وہ متروک الحدیث ہے)

۱۵۔ ابن عدیؒ

ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانیؒ نے واقدی کو اپنی کتاب الکامل فی الضعفاء الرجال میں ذکر کیا ہے اور اس کے بعد اس کے ضعیف، کذاب اور متروک ہونے پر بہت سارے علماء کے اقوال ذکر کئے ہیں۔ (۵۰)

ابن عدی کا واقدی کو الکامل میں ذکر کرنا ہی اسے ضعیف سمجھنے کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ موصوف سے یہ بھی منقول ہے:

"احاديثه غير محفوظة و البلاء و منه" (۵۱)

(اس کی حدیثیں غیر محفوظ ہیں اور [غیر محفوظ ہونے کی] آفت اسی کی وجہ سے ہے۔

۱۶۔　دار قطنیؒ:

امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں:

"الضعف یتبین علی حدیثه" (۵۲)

(ضعف اس کی حدیث میں واضح ہوتا ہے)

اور کبھی "ضعیف" کہہ کر بھی واقدی پر جرح کرتے ہیں۔ (۵۳)

۱۷۔　عبداللہ بن نمیرؒ:۔

جو کہ اہلسنّت میں صاحب حدیث اور ثقہ بھی ہیں، آپ سے محمد بن عبداللہ بن سلیمانؒ نے کسی حدیث کا ذکر سن کر کہا (اے ابوعبدالرحمٰن) (عبداللہ بن نمیرؒ) یہ مجھے لکھوا دیں!!

انہوں نے فرمایا یہ واقدی سے مروی ہے اور میں اس کی حدیث بیان کرنا پسند نہیں کرتا۔ (۵۴)

عقیلی نے ابن نمیر سے نقل کیا ہے کہ اس نے واقدی کو ترک کر دیا تھا۔ (۵۵)

۱۸۔　العقیلیؒ:۔

محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی نے اپنی کتاب "الضعفاء الکبیر" میں محمد بن عمر الواقدی کا عنوان قائم کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اسے ضعیف شمار کرتے ہیں۔ (۵۶)

۱۹۔　بندار بن بشار:۔

آپ فرماتے ہیں

"ما رأیت اکذب شفتین من الواقدی" (۵۷)

(میں نے گفتگو میں واقدی سے بڑھ کر کوئی جھوٹا شخص نہیں دیکھا)

۲۰۔　ابن شاھینؒ

امام ابوحفص عمر بن احمد شاھینؒ اپنی کتاب "تاریخ اسماء الضعفآ والکذابین" میں واقدی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"لایکتب حدیثه" (۵۸)

(اس کی حدیث نہ لکھی جائے)

"و قال مرة اخری: "الواقدی لیس بشیء" (۵۹)

(اور دوسری مرتبہ فرمایا واقدی کی کوئی حیثیت نہیں)

اسی طرح موصوف کا واقدی کو اس کتاب میں ذکر کرنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کو ضعفآء اور کذابین میں شمار کرتے ہیں۔

۲۱۔ زکریا الساجیؒ:۔

زکریا بن یحییٰ الساجی واقدی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"محمد بن عمر بن الواقد الأسلمي قاضي بغداد متهم" (۶۰)

(محمد بن عمر بن والوقد اسلمی جو بغداد کے قاضی تھے ان پر جھوٹ کا اتہام ہے)

محاکمہ:

واقدی کے بارے میں متقدمین معتدلین اور جارحین کے اقوال ذکر کرنے کے بعد اور اپنی رائے دینے سے قبل ان متاخرین ائمہ نقد کے فیصلے پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے مدنظر موافقین اور مخالفین کے مذکورہ اقوال موجود تھے۔ چنانچہ واقدی کے بارے میں ساتویں صدی ہجری کے عظیم مورخ

(۱) ابن خلکان فرماتے ہیں:۔

"ضعفوه في الحديث وتكلموا فيه" (۶۱)

(ائمہ جرح وتعدیل نے اس کو حدیث میں ضعیف قرار دیا اور اس کے بارے میں کلام کی ہے)

(۲) امام ذھبیؒ:۔

سید الحفاظ و امام المحدثین وقدوۃ الناقدین، شیخ الجرح والتعدیل، شیخ حدیث ورجال اور علل واحوال میں متقن و مستند شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی اپنی متعدد تصنیفات میں واقدی کے بارے میں موافقین اور مخالفین کے اقوال میں غور وفکر کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

(الف) "استقر الاجماع على وهن الواقدي" (۶۲)

(واقدی کے ضعیف ہونے پر اجماع ثابت ہو چکا ہے)

(ب) اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں:

"محمد بن عمر بن واقدی الأسلمی مولهم الواقدی صاحب التصانیف مجمع علی ترکه" (۶۳)

(محمد بن عمر بن واقدی جو اسلمی قبیلہ کا غلام واقدی، صاحب تصانیف کے متروک ہونے پر اجماع کیا گیا ہے)

(ج) اپنی تیسری تصنیف سیر اعلام النبلاء میں فرماتے ہیں:

"محمد بن عمر بن واقد الله سلمی مولهم الواقدی المدینی القاضی، صاحب التصانیف والمغازی العلامه الامام ابو عبدالله احد اوعیة العلم علی ضعفه متفق علیه" (۶۴)

(ابوعبداللہ علامہ امام، قاضی محمد بن عمر بن واقد جو اسلمی قبیلہ کے غلام مدنی اور صاحب تصانیف ومغازی ہیں۔ نیز علم کے خزانوں میں سے ہونے کے باوجود بالاتفاق ضعیف ہیں)۔

(۳) علامہ ابن ناصر الدین:۔

آپ نویں صدی کے علم رجال میں مہارت تامہ رکھنے والے ناقدین میں شمار ہوتے ہیں واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اجمع الأئمة علی ترک حدیثه" (۶۵)

(ائمہ نے اس کی حدیث ترک کرنے پر اجماع کیا ہے)

(۴) ابن حجر عسقلانیؒ :۔

شیخ، محدث، متقن، ضابط وامام حافظ احمد بن علی بن الحجر العسقلانی جو کہ متقدین اور متاخرین رجال کی معرفت تامہ رکھتے ہیں اور اس فن کے معتمد علماء میں شمار ہوتے ہیں: واقدی کے بارے میں موافق اور مخالف آراء کے مابین محاکمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"لیس بحجة و قد تعصب المغلطائی للواقدی فنقل من قواه و ثقه و سکت عن ذکر من وهاه و تهمه و هم اکثر عدواً واشد اتقاناً و اقویٰ معرفة به من الاولین"(۶۶)

(واقدی حجت نہیں ہے، مغلطائی نے واقدی کے بارے میں تعصب سے کام لیا ہے۔ چنانچہ اس نے اس کی تقویت اور توثیق کرنے والوں کی کلام تو نقل کی ہے لیکن اس کو ضعیف اور متہم قرار دینے والوں کے ذکر

سے چپ سادھ لی ہے۔ حالانکہ وہ (تضعیف کرنے والے) توثیق کرنے والوں کے مقابلہ میں تعداد میں زیادہ واتقان میں زیادہ پختہ اوراس کی معرفت میں زیادہ قوی ہیں۔

(۵) عبدالحئی ابن العمارؒ :

مؤرخ، فقیراوراد یب ابوالفلاح عبدالحی ابن العمار الحنبلی واقدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ضعفه الجماعة كلهم" (٦٧)

(ناقدین کی پوری جماعت نے اس کی تضعیف کی ہے)

(٦) امام النبوی واقدی کے بارہ میں تحریر کرتے ہیں۔

"محمد بن عر الواقدی وهو ضعيف باتفاقهم" (٦٨)

''محمد بن عمر الواقدی بالاتفاق ضعیف ہے''

حاصل مطالعہ

میری تحقیق کے مطابق واقدی کی تعدیل کرنے والے لوگوں کی تعداد گیارہ (۱۱) جن کے نام عبدالعزیز بن محمد دراوردی، یزید بن ہارون، ابوعبید قاسم بن سلام، محمد بن عبداللہ بن نمیر، مصعب بن عبداللہ الزبیری، محمد بن اسحاق مسیبی، عباس عنبری، یعقوب بن شیبہ، محمد بن اسحاق الصاغانی، ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابو یحییٰ الزہر ہیں اوران میں سے چار (۴) عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، مصعب بن عبداللہ الزبیری، محمد بن اسحاق المسیبی، ابراہیم الحربی کی حالت ایسی ہے کہ وہ خود بھی ثقاہت کے درجے پر نہیں پہنچتے بلکہ صدوق ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں ضعف کا عنصر بھی موجود ہے۔

یہ بھی یادرہے کہ بقیہ ۷ آدمی یزید بن ہارون، ابوعبید قاسم بن سلام، یعقوب بن شیبہ، محمد بن اسحاق الصاغانی، ابی یحییٰ الزھری، عباس عنبری اور محمد بن عبداللہ بن نمیر ثقہ تو ہیں لیکن ان میں سے دو (۲) عباس عنبری اور محمد بن عبداللہ بن نمیر کے الفاظ صراحۃً ثقاہت پر دلالت نہیں کرتے چنانچہ اب باقی پانچ (۵) اشخاص ایسے ہیں جو صراحت کے ساتھ واقدی کی توثیق کرتے ہیں لیکن ان کا شمار ائمہ نقد اور ماہرین جرح و تعدیل میں نہیں ہوتا۔

بالفرض ان کی توثیق کو اگر تسلیم کربھی لیا جائے تو ان کے مقابلے میں اکیس (۲۱) ایسے امام ہیں جن کا شمار علم جرح وتعدیل کے ستونوں میں ہوتا ہے جو توثیق میں معتدل اور جرح میں منصف مزاج ہیں۔ ان کے

اسماء گرامی یہ ہیں: امام شافعی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، علی بن مدینی، اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشار، محمد بن اسماعیل البخاری، ابراہیم بن یعقوب امام مسلم، ابوزرعہ رازی، ابوداؤد، ابوحاتم، امام نسائی، ابوبشر الدولابی، ابن عدی، امام دارقطنی، ابن نمیر، العقیلی، بندار بن بشار، ابن شاہین، زکریا الساجی۔

اگر کوئی شخص ان پانچ (۵) ائمہ کی توثیق پیش کرتا ہے تو منصف ومعتدل، مستند ومعتمد، معروف ومشہور ائمہ جرح وتعدیل، ماہرین وناقدین رجال کی مجمع علیہ تضعیف اور تجریح کے مقابلہ میں اس توثیق کی وقعت نہیں رہتی۔

محمد بن عمر الواقدی کو محدثین کی کثیر جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے اور امام نوویؒ نے بالاتفاق محدثین اس کو ضعیف کہا ہے۔ اب ان کی روایات کو بغیر تنقیح اور تجزیہ کے لینا بہرحال تحقیق کے اصولوں کے منافی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اسماعیل بادشاہ البغدادی، ھدیۃ العارفین، اسماء المؤلفین واثار المصنفین، استنبول، منشورات مکتبہ اعشنی بغداد، ۱۹۵۵ء ج ۲ ص ۹۔۱۰

۲۔ عبدالکریم بن محمد، الانساب، بیروت، ۱۴۰۸ھ م ۱۹۸۸م ج ۵ ص ۶۷۔۵۶۶

۳۔ عبدالحی بن العماد الحنبلی، شذرات الذھب فی اخبار بن ذھب بیروت، دار المسیر ۃ، بدون تاریخ ج ۲ ص ۱۰

۴۔ سر سید احمد خان خطبات الاحمدیہ، لاھور، نول کیشور سٹیم پریس بیروت، ۱۴۰۹ھ، ۱۲۰۷، ۱۸۷۰م، ص ۱۲۔۱۳

۵۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد سیر اعلام النبلاء بیروت، ۱۴۰۹ھ، ۱۹۸۹م ج ۹ ص ۵۴۔۴۵۵

۶۔ الخطیب بغدادی، احمد بن علی تاریخ بغداد، مدینہ منورہ مکتبہ سلفیۃ، بیروت بدون تاریخ، ج ۳، ص ۹
نیز دیکھیے (تھذیب الکمال: ج/۱ص ۱۰۱) (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۵)
(تھذیب التھذیب ۹/۳۶۵) (عیون الأثر: ۱/۱۹) (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۵۸)

۷۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۱۱) (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۵)
(سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۶۱) (عیون الأثر: ۱/۱۹)

۸۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۱۲) (تھذیب الکمال: ۱۷/۱۰۳)
(میزان الاعتدال: ۳/۶۶۵) (تھذیب التھذیب: ۹/۳۶۶)

۹۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۱۱) (تھذیب الکمال: ۱۷/۱۰۳)
(تھذیب التھذیب: ۹/۳۶۶) (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۶۱)
(عیوان الأثر: ۱/۱۹)

۱۰۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۹) (تھذیب الکمال: ۱۷/۱۰۱)
(میزان الاعتدال: ۳/۶۶۵) (تھذیب التھذیب: ۹/۳۶۵)
(عیوان الأثر: ۱/۱۹) (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۵۸)

۱۱۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۱۱) (تھذب الکمال: ۱۷/۱۰۲)

(میزان الاعتدال:۳/۶۶۵) (سیر اعلام النبلاء:۹/۴۶۱)

(تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۶) (عیون الاثر:۱/۱۹)

۱۲۔ ایضاً (تاریخ بغداد:۳/۱۱) (عیون الاثر: ۱/۱۹)

۱۳۔ ایضاً (تاریخ بغداد:۳/۱۱) (عیون الاثر:۱/۱۹)

(تہذیب التہذیب:۹/۳۶۵)

۱۴۔ ایضاً(تاریخ بغداد:۳/۹) (تہذیب الکمال:۱۷/۱۰۱)(تہذیب التہذیب:۹/۳۶۵)

۱۵۔ الذھبی، ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، تحقیق علی محمد البجادی، دار المعرفۃ، بیروت بدون تاریخ) ج۳/ص۶۶۵ (سیر اعلام النبلاء:۹/۴۶۱) (تہذیب التہذیب ۹/۳۶۶)

(عیون الأثر: ۱/۱۹)

۱۶۔ المزی، جمال الدین، حافظ، (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال بیروت، دار الفکر ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م) ج۱۷/ص۱۰۱ (تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۵)(عیون الاثر: ۱/۱۸)ج۱۷/ص۱۰۱

۱۷۔ الخطیب بغدادی، احمد بن علی، (تاریخ بغداد:۳/۱۱) (تہذیب الکمال: ۱۷/۱۰۲) (تہذیب التہذیب:۹/۳۶۶) (عیون الاثر: ۱/۱۹)

۱۸۔ ایضاً (تاریخ بغداد:۳/۱۴) (سیر اعلام النبلاء:۹/۴۶۲)

(تہذیب الکمال:۹/۳۶۶) (الجرح والتعدیل: ۸/۲۱)

۱۹۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۱۳)

۲۰۔ الجرجانی، ابی احمد عبداللہ بن عدی، (الکامل فی الضعفآ الرجال بیروت، دار الفکر:۶/۲۲۴۵) (تاریخ بغداد: ۳/۱۳) (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال:۱۷/۱۰۰) (سیر اعلام النبلاء:۹/۴۲۶)

(تہذیب التہذیب:۹/۳۶۴) (الضعفاء الکبیر: ۴/۱۰۸)

۲۱۔ ایضاً (الکامل فی الضعفاء لرجال:۶/۲۶۴۵) (تہذیب الکمال:۱۷/۱۰۰)

(تہذیب التہذیب:۹/۳۶۴) (الضعفاء الکبیر: ۴/۱۰۸)

۲۲۔ المزی، جمال الدین، حافظ (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال:۱۷/۱۰۰) (میزان الاعتدال:۳/۶۶۳)

۲۳۔ المعلمی، عبدالرحمٰن بن یحییٰ علامہ مقدمہ التنکیل بمافی تانیب الکوثری فی الاباطیل ریاض مکتبہ المعارف ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م ج ۱ ص۴۹

۲۴۔ الجرجانی، ابی احمد عبداللہ بن عدی (الکامل فی ضعفآء الرجال بیروت دارالفکر:۶/۲۲۴۵) (تاریخ بغداد:۳/۱۳) (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال:۱۷/۱۰۰) (سیر اعلام النبلاء:۹/۴۲۶) (میزان الاعتدال:۳/۶۶۳) (تہذیب التہذیب:۹/۳۶۴) (الضعفاء الکبر: ۴/۱۰۸) (عیون الاثر: ۱/۲۰) (کتاب الضعفآ والمتروکین: ۱/۱۵۳)(شذرات الذھب فی اخبار منذھب: ۲/۱۸)

۲۵۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابوبکر، احمد بن علی (تاریخ بغداد۳/۱۶) (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۳) (عیون الأثر: ۱/۲۱) (الجرح والتعدیل:۸/۲۱) (تاریخ بغداد: ۳/۱۳)

۲۶۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۴۳)

۲۷۔ ایضا (سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۴۶)

۲۸۔ ایضاً (میزان الاعتدال فی نقد الرجال: ۳/۶۶۳)

۲۹۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابوبکر احمد بن علی (تاریخ بغداد: ۳/۱۳) (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۶۲)

۳۰۔ ایضاً (تاریخ بغداد: ۳/۱۶) (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۵) (سیر اعلام النبلاء: ۹/ ۴۶۲) (تہذیب التہذیب:۹/۳۶۷) (الجرح والتعدیل: ۸/۲۱۸)

۳۱۔ ابن حجر عسقلانیؒ، احمد بن علی، (تہذیب التہذیب بیروت دارالفکر ۱۴۰۲/ ۱۹۸۴) ص۹/ ج ۳۶۷

۳۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، (التاریخ الصغیر: ۱/۲۲۱) لاھور پاکستان ترجمان السنۃ، بدون تاریخ

۳۳۔ النسائی، امام الحافظ ابی عبدالرحمٰن، احمد بن شعیب (کتاب الضعفاء والمتروکین لاھور، پاکستان، ترجمان السنۃ، بدون تاریخ: ج۱/ص۳۰۳ (الکامل فی ضعفاء الرجال:۶/۲۲۴۵) (تاریخ بغداد: ۳/ ۱۵) (تہذیب الکمال: ۱۷/۱۰۰) (میزان الاعتدال:۳/۶۶۳) (تہذیب التہذیب:۹/۳۶۴)

۳۴۔ الذھبی امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (سیر اعلام النبلاء: ۹/ ۴۵۷) (تاریخ الکبیر: ۱/ ۱۷۸)

۳۵۔ عبدالعزیز بن محمد ابراہیم، ڈاکٹر، (ضوابط الجرح وتعدیل) ص ۱۵۰

۳۶۔ حافظ ابن کثیر، الباعث الحثیث (تالیف احمد شاکر)(شرح اختصار علوم الحدیث ریاض، مکتبہ

دارالسلام، ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰م)　　ص ۱۰۷

۳۷۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابی بکر احمد بن علی (تاریخ بغداد: ۳/۱۵) (تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۸) (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۶۳)

۳۸۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان　(سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۵۷)

۳۹۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابی بکر احمد بن علی (تاریخ بغداد ۳/۱۵،۱۴) (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۶۳)

۴۰۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، (تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۷)　(الجرح والتعدیل: ۸/۲۱)

۴۱۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابی بکر احمد بن علی (تاریخ بغداد ۳/۱۵) (تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۶)

۴۲۔ العقیلی، ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد (الضعفاء الکبیر، دار الفکر، بیروت، بدون تاریخ) (ج ۴/ص ۱۰۹)

۴۳۔ الذھبی امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان　(میزان الاعتدال فی نقد الرجال: ۳/۶۶۳) (تہذیب التہذیب ۹/۳۶۷)

۴۴۔ الذھبی امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۳) (عیون الأثر: ۱/۲۰) (الجرح والتعدیل: ۸/۲۱)

۴۵۔ النسائی، امام الحافظ ابی عبدالرحمٰن، احمد بن شعیب　(کتاب الضعفآ والمتروکین: ۳۰۳) (الکامل فی الضّفاء ۶/۲۲۴۵)　(تاریخ بغداد: ۳/۱۵) (عیون الاثر: ۱/۲۰)

۴۶۔ الذھبی امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۳) (شذرات الذھب: ۲/۱۸)

۴۷۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی　(تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۶)

۴۸۔ الذھبی امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان　(سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۶۳)

۴۹۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی　(تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۷)

۵۰۔ الجرجانی، حافظ ابی احمد عبداللہ بن عدی　(الکامل فی صعفآء الرجال: ۶/۲۲۴۷)

۵۱۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان　(میزان الاعتدال ۳/۶۶۳)　(تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۶)　(عیوان الأثر: ۱/۲۰)　(شذرات الذھب: ۲/۱۸)

۵۲۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی　(تہذیب التہذیب: ۹/۳۶۸)

۵۳۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (میزان الاعتدال ۳/۶۶۳)
(عیون الأثر: ۱/۲۱)

۵۴۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابی بکر احمد بن علی (تاریخ بغداد ۳/۱۴)

۵۵۔ العقیلی، ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد (الضعفاء الکبیر: ۴/۱۰۷)

۵۶۔ ایضاً (الضعفاء الکبیر: ۴/۱۰۹)

۵۷۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابی بکر احمد بن علی (تاریخ بغداد ۳/۱۴)

۵۸۔ ابن شاہین، امام عمر بن احمد، (کتاب تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین) ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹م ص ۱۶۷
(دراسہ وتحقیق عبدالرحیم محمد احمد)

۵۹۔ ایضاً (کتاب تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین: ۱۶۷) ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹م ص ۱۶۷

۶۰۔ الخطیب بغدادی، حافظ ابی بکر احمد بن علی (تاریخ بغداد ۳/۱۶)

۶۱۔ احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان (وفیات الاعیان وانباء وانباء الزمان، بیروت، دار صادر، بدون تاریخ) (ج ۴/ص ۳۴۸) (تحقیق الدکتور) احسان عباس

۶۲۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (میزان الاعتدال: ۳/۶۶۶)

۶۳۔ ایضاً (المغنی فی الضعفاء: ۲/۲۴۷)

۶۴۔ الذھبی، امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (سیر اعلام النبلاء: ۹/۴۵۴)

۶۵۔ عبدالحی بن العماد الحنبلی (شندرات الذھب فی اخبار من ذھب بیروت، دار المیسرۃ، بدون تاریخ (ج ۲/ص ۱۸)

۶۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، (فتح الباری شرح صحیح بخاری، کراچی
قدیمی کتب خانہ بلمقابل آرام باغ بدون تاریخ) ج ۹/ص ۱۴۱

۶۷۔ عبدالحی بن العماد الحنبلی، (شندرات الذھب فی اخبار من ذھب: ۲/۱۸)

۶۸۔ النووی، محی الدین بن شرف، المجموع شرح المھذب ویلیہ فتح العزیز، بیروت، دار الفکر، بدون تاریخ، ۵/۱۱۲۹)